بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم جمعہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۲ ہجرت ۱۳۴۶ ہش یکم صفر ۱۳۸۷ھ ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۰۲

## اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۱ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

• ربوہ ۱۱ مئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو رات بہت بے چینی رہی۔ پیشاب میں انفیکشن بدستور رہے۔ بخار بھی ۱۰۳/۱۰۴ رہا۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت زیادہ ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نفس پرستی کی سختی خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں

## راستباز وہ ہے کہ اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہزاروں کوس کا فاصلہ ہو

"بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نبی بعض اوقات سختی کرتے ہیں وہ اس امر کو سمجھ نہیں سکتے کہ ان کی سختی کا رنگ اور ہے۔ اس میں کینہ ملا ہوا نہیں ہوتا وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے۔ اس میں کوئی ذاتی غرض ان کی مد نظر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے اور اس کی اپنی اصلاح کیلئے۔ دیکھو ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کرسکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گزاری میں گزار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کرسکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے۔ اس کے دل میں ایک درد اور کوفت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح کے لئے وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاوے۔ اگر اپنے کسی خادم پر سختی کرتا ہے تو شفیق ماں کی طرح راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی تو اسی کے لئے کرتا ہے۔ غرض ماں باپ اور شفیق استاد کی سختی سختی نہیں سواہ تو عین رحمت اور شفقت ہے۔ ایسا ہی عادل بادشاہ کی سختی بھی سختی نہیں۔ نادانی سے لوگ اعتراض کر اٹھتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ عادل بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔

میں بار بار یہی کہوں گا کہ نفس پرستی کی سختی خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ہے اس لئے اس قسم کے نزاعوں کو یکدم چھوڑنا چاہیئے۔

یاد رکھو اگر ایک بھی راستباز ہوگا وہ ہزاروں کو اپنی طرف کھینچ لائیگا اور راستباز وہ ہے جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہزاروں کوس کا فاصلہ ہو۔ مذہب کی جڑ یہی ہے۔ تقویٰ اور خدا ترسی اور مذہب یہی ہے دکانداری کا نام دین نہیں ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۷۶)

## واقفین وقف عارضی کیلئے سرٹیفکیٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہونے والے واقفین میں سے جو دوست پانچ سال تک حصہ لیں گے اور اپنے ایام وقف مقررہ جگہ پر گزاریں گے انہیں ایک خاص سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی دوست تین سال تک وقف میں شامل رہیں مگر بعد میں کسی جائز مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکیں تو انہیں بھی یہ سرٹیفکیٹ دے دیا جائے گا۔ اصل مدت پانچ سال ہی ہے۔

ابوالعطاء جالندھری
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

## علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس

## ۲۰ مئی کی بجائے ۱۰ جون بروز ہفتہ ہوگا

چونکہ ۲۷/۲۶ مئی کو یوم خلافت کے اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اس لئے علمی تقاریر کا جلسہ ان تاریخوں میں نہیں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس ۱۰ جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔

ابوالعطاء جالندھری
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

## جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بروز اتوار ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء صبح نو بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کالج سے ۱۹۶۶ء میں بی اے/بی ایس سی/ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء مجوزہ لباس کے ساتھ ۲۰ مئی کی شام تک ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۴ء

# اسلامی نظام کس طرح قائم ہوتا ہے؟

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے کہ اسلامی نظام اسلامی نظام ہے۔ اس کو کسی مغربی نظام کے ساتھ جو محض انسانی عقلیت کی پیداوار ہے خلط ملط کرنا سخت غلطی ہے۔ بات یہ ہے کہ اسلام ایک دین ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اگرچہ اس کے اصول صحیح انسانی عقل پر بھی پورے اترتے ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد محض عقل پر نہیں بلکہ وحی پر ہے۔ اور جب تک ان اصولوں کو وحی کی بنیاد پر استوار نہ کیا جائے۔ اس وقت تک ان پر صحیح عمل کرنا مشکل ہے۔

اسلام میں حکومت کا جو تصور ہے وہ خلافت راشدہ کی صورت میں معرض وجود میں آچکا ہے۔ اگر ہم خلافت راشدہ میں خلفاء کے انتخاب کا جائزہ لیں۔ تو بالبداہت جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ خلافت خواہ اور کچھ ہو تو ہو مگر یہ قطعی جمہوریت نہیں۔ جمہوریت کے معنی چند لفظوں میں خود جمہوریت کے موجدوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ

"انسانوں کے لئے انسانوں پر انسانوں کی حکومت"

مغربی جمہوریت میں انسان ہی ووٹوں سے حاکم اعلیٰ کا انتخاب کرتے ہیں۔ انسان اسمبلیوں اور مجالس کا انتخاب کرتے ہیں۔ اور ان مجالس میں انسان ہی قانون سازی کرتے ہیں۔ دستور اور قانون بناتے ہیں اور اس کو بدل سکتے ہیں۔ اس نظام میں ہر ایک بات کثرت رائے سے منظور کی جاتی ہے۔ انسان ہی کثرت رائے سے حاکم اعلیٰ کو معزول کر سکتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ اسلامی جمہوریت وغیرہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ نہایت غلط باتیں کرتے ہیں۔ اسلام میں قانون وہ ہے جو قرآن و سنت کی صورت میں پہلے ہی موجود ہے اس لئے قانون سازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کو کوئی بدل سکتا ہے۔ خلفائے راشدین کے انتخاب کو دیکھا جائے۔ تو بظاہر ہر ایک کے انتخاب کا بالکل علیحدہ طریق ہے۔ ایک سے ایک نہیں ملتا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کا انتخاب حضرت عمرؓ کے بیعت کرنے سے ہوا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کو خلیفہ اول نے نامزد کیا۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کو ایک کمیٹی نے انتخاب کیا۔ جو خلیفہ دوم نے مقرر کر دی تھی۔ حضرت علیؓ کا انتخاب مختلف لوگوں کے بیعت کرنے سے ہوا۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا انتخاب بطور وراثت کے قرار پایا۔

خلفائے راشدین کا مختلف طریقوں سے حاکم اعلیٰ مقرر ہونا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایسے موزون ترین انسانوں کا انتخاب دراصل خود اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ ایسے انتخاب کو زبردستی کھینچ کر جمہوری انتخاب قرار دینا بہت بڑی جسارت ہے۔ اس لئے جو لوگ دعوے تو اقامت دین کا کرتے ہیں اور اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جمہوری طریقوں سے وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ نہ تو اسلام کے مزاج کو سمجھتے ہیں اور نہ جمہوریت کو ہی جانتے ہیں۔

مودودی پارٹی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے اٹھی ہیں۔ اور اس غرض کے حصول کے لئے ساتھ ہی وہ ملک میں ایک جمہوریت کی داعی بھی ہے۔ اور وہ ایسے گروہوں کے ساتھ اتحاد کر رہے ہیں۔ جو جمہوریت کو صرف مغربی انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں فرمایا ہے۔

"پانچ (حکومت کی ناقل) مخالف جماعتوں کی جدوجہد کا بنیادی مقصد جمہوری طاقتوں کا احیاء اور انہیں مضبوط بنانا ہے۔ اور ان مخالف جماعتوں کی جدوجہد قرآن اور سنت کے اصولوں کے مطابق ہوگی۔"

(روزنامہ امروز ۷ مئی ۶۴ء)

اجتماع ضدین کی اس سے واضح تر مثال نہیں ہوگی۔

خلفائے راشدین کے انتخاب کے متعلق آپ ایک اصول خود ہی اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"اسلام نے انتخاب کا کوئی خاص طریقہ متعین نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک اصول بتایا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی مرضی اور خواہش سے اقتدار کا جویا نہ ہو بلکہ عوام الناس اس کو اپنی مرضی سے اقتدار سونپیں۔ قرآن نے یہ اصول بیان کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے مشورے سے کام چلانا چاہئے۔ حضورؐ نے اپنی وفات کے وقت کوئی وصیت نہیں کی بلکہ مسلمانوں نے اپنی مرضی سے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ چنا اور اس کی صورت یہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام مسلمانوں نے اتفاق رائے سے ان کی خلافت کو تسلیم کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی معاذ اللہ کوئی خواہش نہ تھی۔ اور انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں بھی اس بات کی وضاحت کر دی تھی۔ لیکن لوگ انہیں اس منصب کے لئے اہل ترین آدمی سمجھتے تھے۔

دوسرے خلفاء کے انتخاب میں بھی اسی روح کو اپنایا گیا بعد کے زمانے میں بھی اگر کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ جس میں اس اصول کی روح موجود ہو تو وہ جائز اور درست ہے۔ لیکن بعض حالتوں میں شکل تو جمہوری ہوتی ہے لیکن اس میں جمہوریت کی روح موجود نہیں ہوتی۔ اور ایک آدمی ووٹ اور خفیہ رائے دہی کے باوجود دباؤ دھونس اور لالچ سے عوام کی مرضی کے خلاف اقتدار پر قابض ہو جاتا ہے۔"

(ایشیا لاہور ۶ مئی ۱۹۶۴ء)

فرض کیجئے کہ جو اسلامی اصول مودودی صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے صحیح ہے۔ اگر کوئی شخص اقتدار کی خواہش نہیں کر سکتا۔ تو ایک پارٹی بنا کر اقتدار حاصل کرنے کی خواہش کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ کیا اس اصول کے مطابق اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع نہیں قرار پاتی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پاکستان میں کوئی سیاسی پارٹی بازی نہیں ہونی چاہیئے وہ اس لئے کہ اگر کوئی پارٹی ملک میں اپنے تصور کے مطابق صرف جمہوریت قائم کرنا چاہتی ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ اس کو حق ہے کہ وہ ایسی جمہوریت قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ کیونکہ جمہوریت میں پارٹی بازی جائز ہے۔ اس کو حق ہے کہ وہ اقتدار پر قابض ہو کر اپنے تصور کے مطابق یہاں جمہوریت قائم کرے جمہوریت کا ضمیر اس کو اجازت دیتا ہے۔ لیکن کوئی ایسی سیاسی پارٹی بنانا جو جمہوریت کے ذریعہ یہاں اسلامی نظام قائم کرنے کی داعی ہو وہ خود ہی اپنی تردید ہے۔ کیونکہ اقتدار پر قابض ہونے کی خواہش جو جمہوریت کی جان ہے اسلامی اصول کی ضد ہے۔ جیسا کہ خود مودودی صاحب نے وضاحت کی ہے۔ یہ نتیجہ تو مودودی صاحب کے بیان کردہ اصول سے نکلتا ہے ورنہ جہاں تک حقیقی اسلامی نظام کا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے نظام کا ہیڈ صرف خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس کا ظاہری انتخاب صرف خدا رسیدہ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کا انتخاب کراتا ہے نہ کہ عوام الناس کیونکہ آیت استخلاف سے یہی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خلافت کا وعدہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات کے ساتھ ہے اور خلافت ایمان اور صالح اعمال کے لئے بطور انعام کے ملتی ہے۔ اس لئے ہمارا مودودی صاحب کو مشورہ ہے کہ وہ جمہوریت کو خلافت اسلامی یعنی اسلامی نظام سے خلط ملط نہ کریں۔ ان کو اجازت ہے کہ دونوں میں سے ایک چن لیں ع

اس چمن میں پیرو بلبل ہو یا تلمیذ گل
یا سراسر نالہ بن جا یا صدا پیدا نہ کر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

# مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت اور ضرورت

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ایک تازہ ارشاد

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے۔ ربوہ)

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد اس پیغام کی اشاعت کی تکمیل کرنا تھا جس کو آج سے چودہ سو سال پہلے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ سب باطل ادیان پر اسلام کو غالب کرنا آپ کا مقصد تھا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ آپ آخر دم تک اس مقصد کی خاطر کوشاں رہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ نے زندگی کا ایک ایک لمحہ اس عظیم مقصد کی خاطر قربان کر دیا۔

غلبۂ اسلام کا دن قریب تر لانے کے لئے خدائی منشاء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن ذرائع کو اختیار فرمایا ان میں سے ایک بہت اہم ذریعہ تالیف و تصنیف کا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اپنی کتاب فتحِ اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"سو اس حکیم و قدیر نے
اس عاجز کو اصلاحِ خلائق
کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور
دنیا کو حق پرستی کی طرف کھینچنے
کے لئے کئی شاخوں پر امرِ
تائیدِ حق اور اشاعتِ اسلام
کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان
شاخوں کے ایک شاخ تالیف و
تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا
اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا
اور وہ معارف و دقائق سکھلائے
گئے جو انسان کی طاقت سے
نہیں بلکہ صرف خدا تعالےٰ کی
طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں
اور انسانی تکلف سے نہیں
بلکہ روح القدس کی تعلیم سے
مشکلات حل کر دیئے گئے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱۸)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تالیف و تصنیف کے اس سلسلہ کو انتہائی عروج تک پہنچایا۔ چنانچہ آپ کے قلمِ مبارک سے ۸۰ سے زائد کتب اردو اور عربی زبان میں منصۂ شہود پر آئیں۔ یہ کتابیں کیا ہیں؟ علوم و معارف کا ایک بحرِ بیکراں اور حکمت و دانش کے تابندہ موتیوں کا دلآویز مجموعہ ہیں ان کتب کی حقیقت اور افادیت سے آگہی کچھ وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو خود ان کتب کا مطالعہ کریں۔ تب ان کو معلوم ہو گا کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی یہ کتب جلاء ذہنی اور تزکیۂ نفوس کے لئے بے مثال ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے اس عاجز
کا نام سلطان القلم رکھا
اور میرے قلم کو ذوالفقارِ علی
فرمایا۔" (تذکرہ)

اور فی الحقیقت آپ کی ہر کتاب بلکہ ہر تحریر اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ واقعی آپ قلم کے بادشاہ تھے۔ آپ نے ساری عمر اس میدان میں قلم پر حکمرانی فرمائی اور ایسے شان دار طریق پر قلمی جہاد فرمایا کہ ایک طرف عیسائیت کی فلک بوس عمارت پیوندِ زمین ہو گئی تو دوسری طرف آریہ، ہندو اور دیگر قوموں پر ان کے مذاہب کی حقیقت آشکارہ ہو گئی۔ اسلام کے دفاع اور غلبۂ اسلام کی خاطر آپ کی خدمات اتنی گراں قدر ہیں کہ اشد ترین مخالفین بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ صادق الاخبار ریواڑی نے آپ کی وفات کے موقع پر لکھا کہ:۔

"مرزا صاحب نے اپنی
پُر زور تقریروں اور
شان دار تصانیف سے
مخالفینِ اسلام کو ان کے
لچر اعتراضات کے دندان شکن
جواب دے کر ہمیشہ کے لئے
ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا
ہے کہ حق حق ہی ہے اور
واقعی مرزا صاحب نے حق
حمایتِ اسلام کا کماحقہٗ
ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام
میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نہیں کیا۔"

اس کے علاوہ اور بھی متعدد حوالجات ہیں جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ سب نے قلمی میدان میں آپ کا لوہا مانا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اس پُر امن زمانہ میں جبکہ دشمن ہمارے خلاف برسرِ پیکار نہیں تلوار کا جہاد روا نہیں۔ یہ قلمی جہاد کا زمانہ ہے اور حقیقت میں آپ نے قلم کے ذریعہ اس سے زیادہ کام کر کے دکھا دیا ہے جتنا ایک تلوار سے تصوّر میں آ سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ؎

صفِ اعداء کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتب میں کیا کچھ بیان ہوا ہے اور کس شان سے بیان ہوا ہے؟ مختصر طور پر اس امر کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ حضور کی کتب حقائق و معارف اور نکات حکمت و دانش کا ایک بحرِ ذخّار ہیں۔ آپ نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی صحیح تفسیر بیان فرمائی ہے اور اس زمانہ میں یہی تفسیر قابلِ قبول ہے کیونکہ آپ نے یہ تفسیر خدا سے علم پا کر لکھی اور خدا تعالےٰ سے زیادہ بہتر قرآنِ حکیم کا علم رکھنے والا اور کون ہو سکتا ہے پس آپ کی بیان کردہ تفسیر ہی صحیح اور درست تفسیر ہے۔ پھر آپ نے سیدنا و امامنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر اور آپ کی سیرت پر ایسے بیانات رقم فرمائے ہیں جن کی مثال اس دور میں محال ہے جس قسم کا سچا اور بے مثال عشق حضرت مسیح پاک نے رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے وہ بنی نوع انسان کے لئے قابلِ رشک ہے۔ آپ نے اپنے آقا اور مطاع کے ساتھ وہ محبت کی ہے جس کا تذکرہ پڑھ کر روح وجد میں آ جاتی ہے۔ پھر آپ نے اسلام کی صداقت میں دلائل کا انبار لگا دیا ہے مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن اور مسکت جوابات اپنی کتب میں درج فرمائے اسی طرح آپ نے بڑے مضبوط دلائل سے اسلام کی سب ادیانِ باطلہ پر برتری کو بیان فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ادیانِ باطلہ کے غلط عقائد کی مضبوط دلائل سے تردید بھی فرمائی ہے۔ مزید برآں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنی کتب میں بے شمار علمی انکشافات فرمائے ہیں اور دورِ حاضر کے متعدد پریشان کن مسائل کا صحیح اسلامی حل پیش فرمایا ہے۔ پھر آپ نے اپنی کتب میں اپنے دعوےٰ اور صداقت کے دلائل کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اپنے الہامات کا، خدائی تائیدات کا اور اپنے نشانات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا ہے۔ الغرض آپ نے اپنی کتب کو علمی اور روحانی جواہر پاروں سے بھر دیا ہے اور تشنگانِ ہدایت کی پیاس کو اس آسمانی پانی کے ساتھ بجھایا ہے اور پھر یہ ساری تحریرات اس قدر رواں اور سلیس ہیں کہ پڑھنے والا حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حقائق و معارف کا ایک تیز دھارا ہے جو بڑی تیزی سے بہتا جا رہا ہے۔ آپ کی تحریر کی یہ خوبی اس قدر نمایاں تھی کہ آپ کی وفات پر کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ:۔

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر
اس کے قلم میں اس قدر قوّت
تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ
بلندیٔ ہند میں بھی اس قوّت
کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس کا
پُر زور لٹریچر اپنی شان
میں نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی
بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد
کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔"

اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ یہ تحریرات کسی عام انسان کے قلم سے نہ تھیں بلکہ خدا کے اس برگزیدہ نبی کے قلمِ معارف رقم سے تھیں جس کو خدا نے سلطان القلم قرار دیا اور خاص تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

مِنْ فَضْلِهٖ اِنِّیْ کَتَبْتُ مَعَارِفًا
اُدْخِلْتُ بَحْرَ الْعِلْمِ فِی الْکِیْزَانِ

کہ میں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی یہ سب معارف لکھے ہیں اور گویا میں نے علم کے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔
(نور الحق حصہ ثانی)

### مطالعہ کتب کا تاکیدی ارشاد

اگر کسی احمدی پر حضور کی کتب کی یہ

اہمیت اور افادیت واضح ہو جائے تو اس کیلئے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔ تاہم مزید تحریک اور ترغیب کے لئے حضور کے دو حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں جن میں حضورؑ نے اپنی جماعت کے لئے تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آپ کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرے۔

نزول المسیح میں آپ نے فرمایا:۔

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ کبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

پھر آپ نے فرمایا:۔

"وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم)

ان ہر دو حوالوں سے عیاں ہے کہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی زیادہ اہمیت ہے اور اس بارہ میں حضور کا اپنا تاکیدی ارشاد کتنا سخت ہے۔

## مطالعہ کتب کا ایک خاص فائدہ

ظاہر ہے کہ جو شخص حضور کی ان علمی تصانیف کا مطالعہ کرے گا وہ علمی ترقی کرے گا دلائل و براہین کے میدان میں اسے ثبات اور ثابت قدمی حاصل ہو گی۔ غیر مسلموں کے سامنے فضیلت اسلام اور صداقت احمدیت بیان کرنے کے لئے ٹھوس حقائق کا علم ہو جائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اس کو رفتہ رفتہ روحانی ترقی بھی نصیب ہو گی۔ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے گا اور اس میدان میں روز بروز ترقی کرتا چلا جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات و معارف کھلتے ہیں۔۔۔۔۔۔ حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۹۲)

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

آخر میں میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ ارشاد پیش کرتا ہوں۔ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا معمول ہے کہ بشرط صحت نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر احباب جماعت کو زیارت اور گفتگو سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرماتے ہیں۔ چند دنوں کی بات ہے کہ ایسی ہی ایک پُر معارف مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف جماعت کے نوجوانوں کی توجہ بہت کم ہے اس طرف بہت توجہ کرنی چاہئیے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد سب نوجوانوں کے لئے ہے۔ اور ہم سب کو ایک بہت بڑی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پس اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت کے نوجوانوں کو خاص طور پر اور دیگر احباب کو بالعموم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ جو بالکل اس طرف متوجہ نہیں وہ حضور کے ارشاد کے بعد فوری توجہ دیں اور جو پہلے سے اس کار خیر میں مصروف ہیں وہ اور زیادہ توجہ دیں۔ خدا کرے کہ حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ کا یہ ارشاد ہم سب کے لئے مہمیز کا کام دے اور خدا تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق دے کہ ہم ان معارف سے جو حضرت مسیح پاکؑ کی کتب کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں ایک وافر حصہ حاصل کر سکیں۔ آمین

# تربیت اولاد کی اہمیت

(مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"کلّ مولودٍ یولد علیٰ فطرۃ الاسلام فابواہُ یہودانہٖ او ینصرانہٖ او یمجسانہٖ۔"

ہر بچہ فطرت اسلامیہ (صحیحہ) لے کر پیدا ہوتا ہے مگر اُس کے والدین اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں یعنی بچہ جیسا ماحول پائے گا ویسا ہی بن جائے گا۔

اس مختصر مگر پُر حکمت جملے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں اسلام کا دین فطرت ہونا بیان فرمایا ہے وہاں والدین کو خبردار کیا ہے کہ اگر تمہارے گھر کا ماحول پاکیزہ اور اسلامی ہو گا تو نئی نسل کی ذہنیت اور اخلاق اسلامی اور پاک بنیادوں پر استوار ہونگے۔ اور اگر ماحول اور معاشرہ مادی اور غیر اسلامی ہو تو پھر نئی نسل کی بہتری اور اصلاح کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ نسل انسانی کی اصلاح و تعمیر کا وقت صغر سنی ہے۔ ایک پودا ابھی خام ہو اور نشوونما کے ابتدائی مراحل میں ہو اگر اس وقت اُس پودے میں ٹیڑھا پن ہو گا بآسانی دُور کر کے وہ پودا سیدھا کیا جا سکتا ہے مگر جب وہ کمزور پودا بڑھ کر تناور درخت بن جائے تو اُس میں سختی اور صلابت آ جانے کے باعث اس کی کجی اور ٹیڑھے پن کو دُور نہیں کیا جا سکتا۔ یہی کیفیت اُن نونہالوں کی ہے جو مستقبل میں ملکی اور قومی ذمہ داریوں کا بارِ گراں اٹھانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ان کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کا زمانہ اُن کا بچپن ہے جبکہ اُن کی ہر قسم کی کجی کو معمولی کوشش سے بآسانی دُور کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو دینی باتیں بآسانی یاد کرائی جا سکتی ہیں جو بڑی عمر میں نہیں ہو سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کیلئے طفولیت کا زمانہ نہایت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔"

بحوالہ (ملفوظات)

اسی حکمت کے پیش نظر ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے ایک تنظیم قائم کر دی اور ایک ایسا لائحہ عمل تجویز فرما دیا کہ جس پر کاربند ہو کر نہایت احسن رنگ میں نئی پود کی تعلیم و تربیت ہو سکتی ہے۔ بچوں کیلئے پاکیزہ ماحول مہیا کر کے انہیں ذہنی اور جسمانی آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے۔ خود اعتمادی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جا سکتا ہے تا کہ وہ اپنی عمر کی پختگی تک پہنچنے پر اسلام اور احمدیت کے ایسے ستون ثابت ہوں جن پر صحیح اسلامی اور روحانی عمارت استوار ہو سکے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ اُن اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض و مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

پس والدین کا فرض ہے کہ وہ وقت اور حالات کی نزاکت کا احساس کریں اور بچوں کو بُرے ماحول اور بے دینی اور بد اخلاقی کی مسموم فضا سے محفوظ رکھنے کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ کی قائم کردہ تنظیموں سے پُورا پُورا فائدہ اٹھائیں احمدی بچوں کے اخلاق و کردار کی تعمیر کے لئے جو لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں متواتر جو اس اہم ضرورت کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ والدین اولاد کی تربیت سے ہرگز لاپرواہ نہ ہوں۔ اس ضمن میں معمولی غفلت نئی نسل کو گمراہی اور پستی کی اتھاہ غار میں دھکیل سکتی ہے۔

اگر بزرگ اپنی قربانیوں کا پھل دیکھنا چاہتے ہیں اسلام اور احمدیت کے باغ کو اپنے گھروں میں ہمیشہ سرسبز و شاداب دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اُن کی **

** روح کو ابدی سکون حاصل ہو تو وہ بچوں کی تربیت پر خاص زور دیں تا کہ وہ خدا کے حضور سُرخرو ہو سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا ایک الہام خاص طور پر پیش نظر رہنا چاہیئے فرمایا "نفسِ انسانی کی اصلاح صغر سنی میں بہتر ہوتی ہے۔" اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی رنگ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت و ترویج کی ** تو فیق دے تا دم دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے اکنافِ عالم میں اسلام کے جھنڈے کو سربلند کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

مکتوب بیروت

# تاریخ کے منتشر اوراق

## دمشق ——— بیت المقدس ——— خلیل ——— بیت لحم

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مقیم بیروت)

۱۸ مارچ کو یونیورسٹی میں عید الاضحیہ کی وجہ سے تعطیل تھی میں نے شام اور اُردن کے لئے رخت سفر باندھا۔ لبنان میں شام کا سفارتخانہ نہیں ہے اس لئے شام کی سرحد پر ہی ویزا مل جاتا ہے۔ بیروت سے بڑی کثرت سے روزانہ موٹریں دمشق اور اردن کے دارالحکومت عمّان کو جاتی ہیں۔ دمشق اور بیروت کا درمیانی فاصلہ ایک سو پندرہ کلومیٹر ہے اور کرایہ عام حالات میں ۵ پرا لبنانی پاکستانی دس روپے کے برابر۔ موٹر تین گھنٹے میں آپ کو دمشق پہنچا دیتی ہے۔ یہاں موٹروں میں زائد سواریاں بٹھانے کا رواج نہیں۔ آٹھ بجے ہماری موٹر دمشق کی جانب رواں تھی۔ ساڑھے آٹھ بجے موٹر ایسی جگہ پہنچ چکی تھی جہاں سڑک پر برف پگھل چکی تھی۔ اور تھوڑا آگے بڑھے تو سڑک کے دونوں جانب پہاڑ برف سے سفید تھے۔ یہ علاقہ "شتورہ" کہلاتا ہے اور دمشق سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ پندرہ منٹ تک ہم برفانی ماحول سے گزرتے رہے۔ پہاڑوں پر برف کی سفید چادر یوں دکھائی دیتی تھی جیسے قدرت نے انہیں بھی چادر احرام اوڑھا دی ہو۔ نو بجکر چالیس منٹ پر ہمارے سامنے بورڈ تھا جس پر لکھا تھا "السوریۃ ترحّب بکم" شام آپکو خوش آمدید کہتا ہے اور نیچے انگریزی میں یہی مفہوم تحریر تھا۔ پانچ منٹ بعد ہم کسٹم کی چوکی پر تھے جس پر شامی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ شامی جھنڈا تین رنگ دار پٹیوں پر مشتمل ہے۔ نیچے سیاہ اوپر سُرخ درمیان میں سفید جس میں قطار میں تین سفید ستارے۔

لبنان کی سرحد سے جب ہم نکلے اور شام کے علاقہ میں داخل ہوئے تو لبنان کے حسن وجمال اور لوگوں کے تمدنی ذوق کا پتہ چلنے لگا۔ لبنان سے ہر سال تقریباً پانچ ہزار افراد غیر ملکوں میں ہجرت کر جاتے ہیں۔ وہ پھر اپنے ساتھ روپیہ، وہاں کا تمدن اور رہائش کا اعلےٰ سلیقہ لاتے ہیں۔ شام میں داخل ہوئے تو عورتوں کا لباس مختلف تھا۔ لبنان میں عموماً لباس گھٹنہ سے اوپر نکر کی قسم اور گلے میں سویٹر۔ یہاں پورا پاجامہ اور لمبی قمیص اور سر پہ اوڑھنی بھی تھی۔ یہ دیہات کا لباس تھا۔ یہاں پورا برقعہ بھی دیکھنے میں آیا جس کی وضع ذرا مختلف ہوتی ہے ہمارے برقعہ سے۔ راستہ میں دمشق سے قبل سیمنٹ کا ایک کارخانہ بھی دیکھا۔ گیارہ بجے کے قریب دمشق کے بازاروں میں سے گزر رہے تھے۔ بازاروں میں خوب بھیڑ تھی۔ دمشق کی آبادی دس لاکھ کے قریب ہے۔ ہاں یہ وہی دمشق ہے جس نے "تاریخ کے کئی زمانے دیکھے۔ جہاں بنو امیّہ" کی مضبوط سلطنت قائم تھی اور عالمِ اسلام کا یہ مرجع تھا۔ وہ سلطنت جس کے متعلق تمام مؤرخین نے تسلیم کیا ہے کہ بنو عباس کے زمانہ میں جو بھی علمی، ثقافتی ترقی ہوئی ہے اس کی بنیاد اِس سلطنت کے زمانہ میں پڑی۔ ابھی تک بنو امیہ کے زمانہ کے شہر کے بعض دروازے قائم ہیں۔ اور ولید بن عبد الملک کے زمانہ کی تعمیر کردہ عظیم مسجد اموی۔

مکرم معظم منیر الحصنی صاحب کے ہاں پہنچا جن کی صحبت میں جتنے دن گزارے کبھی نہ بھول سکوں گا۔ عربی النسل احمدیت کا شیدائی۔ اسکو سمجھنے والا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم مسیح موعودؑ کا عاشق صادق۔ کھانے سے فارغ ہو کر پچھلے پہر تاریخی مقامات کی تلاش میں نکلا۔ میرے راہبر ایک عرب تھے۔ مجھے سب سے پہلے ایک قبہ پر لے گئے۔

### شہدائے بنی عدنان

بتایا جاتا ہے کہ اِس قبہ کے نیچے بنی عدنان کے اُن شہداء کے سر مدفون ہیں جو کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ دروازے پر تالا پڑا ہوا تھا۔ یہاں دعا کرنے کے بعد ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دو صاحبزادیوں سیّدہ زینب الصغریٰ (امّ کلثوم) اور سیّدہ سکینہ کے مزار پر گئے۔ مزار کے باہر یہ آیات لکھی تھیں:۔

قل لا اسئلکم علیہ اجراً
الّا المودۃ فی القربیٰ۔

شیعہ احباب کا اِس آیت سے استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ میں اس خدمت کے نتیجہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے اقرباء سے محبّت کرو۔ اور اس کے معنی یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ نبی تمہارا روحانی باپ ہے اس سے تعلق ہر قربت سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ وہ خونی رشتہ سے بھی افضل ہے اور اس کی تائید فرمان رسولؐ کرتا ہے۔

لا یؤمن احدکم حتّٰی
اکون احبّ الیہ من والدہٖ
وولدہٖ والناس اجمعین۔

کہ تم میں سے کوئی حقیقی مومن نہیں ہوسکتا جب تک مجھ سے۔ اپنے ماں باپ۔ اولاد اور تمام دنیا سے زیادہ محبّت نہ کرے اور ظاہر ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت کا یہ عالم ہوگا تو آپؐ کی ہر محبت چیز سے ہمیں محبت ہوگی چہ جائیکہ صرف آپؐ کے اقرباء۔ یہاں دعا سے فارغ ہو کر حضرت حسین علیہ السلام کی صاحبزادی فاطمہ اور جعفر صادق کے مزار پر۔ دعا کر کے حضرت بلالؓ کے مزار پر حاضر ہوئے۔

### سیّدنا بلالؓ

رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ حبشی نژاد خادم جو عشق ووفا کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ بلال جسے دیکھ کر عالمِ اسلام کے آقا امیر المومنین عمر بن خطاب کھڑے ہو جاتے کہ جاء سیّدنا بلال۔ جاء سیّدنا بلال۔ ہمارا آقا بلال آگیا۔ ہمارا آقا بلال آگیا۔ جسے رسولِ پاکؐ نے فرمایا تھا بلال تم میں کیا نیکی ہے کہ معراج کی رات جہاں گیا ہوں تمہارے پاؤں کی چاپ وہاں سنائی دی۔ اور بلالؓ نے عرض کی یا رسولُ اللہ کوئی نیکی نہیں سوائے اس کے کہ ہر وقت باوضو رہتا ہوں اور جب نیا وضوء کرتا ہوں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ ہاں ہاں آج اُس بلالؓ کے مزار پر حاضری کا موقع ملا تھا جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامّی نے فرمایا تھا تم بلال کے غلط تلفّظ پر ہنستے ہو (بلالؓ ش (شین) کی بجائے (سین) س کہتے تھے۔ ش کا تلفّظ صحیح نہ ادا کر سکتے تھے) خدا کی قسم عرش کا خدا بھی اس کے اسھد پر مُسکراتا ہے۔ جو بلالؓ مکّہ میں دشمن کا تختۂ مشق بنتا اور جب اسے کفّار پیٹتے کہ کہو خدا ایک نہیں تو ان کے موٹے موٹے اور کالے کالے ہونٹوں سے احدٌ۔ احدٌ۔ یعنی "ایک ہے" "ایک ہے" کی آواز بلند ہوتی۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّد وبارک وسلم انّک حمیدٌ مجید۔

آج اس بلالؓ کے مزار پر کھڑا تھا جو فتحِ مکّہ کے وقت اپنے آقاؐ کے ہمرکاب تھا۔ اور جب حضورؐ نے معافی کا اعلان فرمایا کہ جو اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھے وہ بھی امن میں۔ جو خانہ کعبہ کے سایہ میں پناہ لے وہ بھی امن میں۔ اور جس بلالؓ کو پیٹا کرتے تھے اسے فرمایا بلال حبشی ہو تم جھنڈا نصب کر دو۔ اور فرمایا جو بلال کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا وہ بھی امن میں ہو گا۔ حضرت بلالؓ کے مزار پہ دعا کی۔ بلالؓ کے لئے۔ بلالؓ کے آقاؐ کے لئے۔ اُس روحانی نوبت خانہ کے لئے جس کی آواز اب سوائے احمدیوں کے کوئی بلند نہیں کرتا۔

### مسجد اموی اور قبر یحییٰ علیہ السلام

یہاں سے ہٹ کر بنو امیّۃ کی اس عظیم مسجد میں گئے جو تیرہ سو سال سے خدا تعالےٰ کی عظمت اور بنو امیہ کی سلطنت کی وسعت پر دلالت کر رہی ہے اِس مسجد کو ولید بن عبد الملک نے ۸۶ھ میں بنوایا تھا یعنی ٹھیک تیرہ سو سال قبل مرورِ زمانہ سے مسجد کا رقبہ کم ہوتا گیا اور اب اس کے بعض حصوں میں رہائش کے لئے مکانات بن چکے ہیں۔ لیکن اس کی عمارت کی پختگی، وسعت نقش ونگار ہر سیاح کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ مسجد کے اندر یحییٰ علیہ السلام (شہید) کا مزار بھی ہے جس پر سبز گنبد بنا ہوا ہے۔ یہاں یہ آیات لکھی ہوئی تھیں:۔

یٰیحییٰ خذ الکتٰب بقوّۃ

- - - - - - - - -

یازکریّا انّا نبشّرک بغلام
اسمہٗ یحییٰ۔

یحییٰ علیہ السلام کی قبر پر دعا کی اور پھر مسجد کے ساتھ وہ جگہ دیکھی جس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ اہلِ بیت کو واقعۂ کربلا کے بعد محبوس کیا گیا تھا اور جہاں حسین علیہ السلام کا سرِ مبارک رکھا گیا تھا۔

(باقی)

---


## اعلانِ نکاح

مکرم چوہدری احمد خاں صاحب ابن مکرم چوہدری بہاول خاں صاحب ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ کا نکاح مکرم سردار احمد خان صاحب خادم محلہ دار النصر ربوہ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۷ رمئی ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دُنیوی لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(خاکسار نور الدین خوشنویس۔ ربوہ)

---

## روزنامہ الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۳ رمئی کو روزنامہ الفضل کا خلافت نمبر شائع ہو رہا ہے جو مسئلہ خلافت کے متعلق نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہو گا۔ مضمون نگار احباب جلد سے جلد اپنے مضامین ارسال فرمائیں اسی طرح مشتہرین کو بھی فوراً اشتہارات بھجوا دینے چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

# جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات قدیم کے لئے
## ایک ضروری تحریک

جامعہ نصرت کی مجلسِ طالباتِ قدیم کا سالانہ اجلاس ۶ اپریل ۵ بجے شام منعقد ہوا کرسی صدارت پر محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ رونق افروز تھیں۔ تلاوت۔ نظم۔ رپورٹ اور انتخابات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اپنی تقریر میں بیش قیمت نصائح کے علاوہ ایک نہایت ہی مبارک تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جامعہ نصرت میں ایک چھوٹی سی مسجد کی ضرورت مسلّم ہے۔ لہٰذا کیوں نہ طالباتِ قدیم اس سعادت سے سرفراز ہوں۔ اگر جامعہ نصرت کی تمام طالباتِ قدیم یہ عزم کر لیں کہ مسجد کے لئے ایک معقول رقم جمع کر لیں گی تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس نیک مقصد کو پورا نہ کر دے۔

آپ نے اِس تحریک کی ابتداء کرتے ہوئے مبلغ یکصد روپیہ کی رقم بطور قسط اوّل عنایت فرمائی۔ آپ کی تقلید میں حاضرین میں سے متعدد طالبات نے فوری طور پر اپنے وعدہ جات پیش کئے۔

اس تحریک کے بعد صدر انجمن احمدیہ سے باقاعدہ منظوری لینے کا مسئلہ درپیش تھا لہٰذا ہماری درخواست پر بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۲۹ مورخہ ۲۹ $\frac{4}{67}$ باقاعدہ منظوری دے دی گئی۔ اس میں ایک شرط یہ رکھی گئی ہے کہ چندہ ایک سال کے اندر اندر جمع ہو جائے لہٰذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام طالبات پوری کوشش کریں ورنہ رقم کا ایک سال کے اندر جمع ہونا مشکل ہے۔ تمام طالباتِ جامعہ نصرت سے توقع ہے کہ وہ اپنی درسگاہ کا عملی ثبوت دیتے ہوئے چندہ فراہم کرنے کی سعادت حاصل کریں گی۔

محترمہ بیگم عطاء الرحمٰن صاحب نے لندن سے مبلغ ایک ہزار روپے کی رقم فراہم کر کے بھجوائی ہے۔ یہ مثال تمام طالبات کے لئے قابلِ تقلید ہے۔

اس سلسلہ میں امانت تحریکِ جدید میں "جامعہ نصرت مسجد فنڈ" کے نام سے ایک مد کھلوا دی گئی ہے جس میں وصول شدہ رقم جمع کروا دی گئی ہے۔

اب تک نقدی کی صورت میں -/۱۳۵۰ روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ وعدہ جات -/۱۰۰۰ روپے (ایک ہزار) کے ہیں۔

تمام طالباتِ قدیمہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کی فہرست یا نقد وصول شدہ رقم مس محمودہ قریشی سیکرٹری مال مجلسِ طالباتِ قدیم کے نام بھیجیں۔ رقوم کی وصولی پر انجمن کی طبع شدہ رسید بھجوائی جائے گی۔

بشریٰ بشیر
معتمد عمومی مجلس طالباتِ قدیم جامعہ نصرت

---

# چندہ تحریکِ جدید جلد از جلد ادا کرنے کے چار فوائد

اوّل:۔ اس لئے کہ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے"۔
(ارشادات حضرت مصلح موعودؓ)

دوم:۔ ۲۹ رمضان المبارک کی تقریب اور قارئین الفضل کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔

سوئم:۔ مبلغینِ کرام بر وقت اخراجات کی رقم حاصل کر کے باحسن طریق تبلیغِ اسلام کا کام کر سکتے ہیں۔

چہارم:۔ یاد دہانیوں اور انسپکٹروں کے سفر خرچ میں بچت واقع ہو کر سلسلہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔

مجھے امید ہے ان فوائد کے پیشِ نظر آپ آج ہی بلکہ ابھی اپنے وعدے کو نقد ادا کرنے کا انتظام فرمائیں گے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

---

درخواستِ دعا:۔ برادرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کافی عرصہ سے گلے میں گلٹیوں کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں آجکل ان کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد نواز مومن)

---

# گزشتہ امتحانات میں امتیاز حاصل کرنیوالے اطفال

اطفال الاحمدیہ کے گزشتہ سال کے امتحانات میں مندرجہ ذیل اطفال اعلیٰ پوزیشن حاصل کر کے انعام کے مستحق قرار پائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے۔

ا۔ ستارۂ اطفال

| | | | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|---|
| اول | قمر الدین ابن مرزا غلام رسول صاحب | احمد نگر ضلع جھنگ | ۹۷ |
| دوم | منصور احمد ابن غلام حسین صاحب | حیدرآباد سندھ | ۹۶ |
| سوم | نصیر احمد ابن بشیر احمد صاحب گورایا | مغلپورہ لاہور | ۹۳ |

ب۔ ہلال اطفال

| | | | |
|---|---|---|---|
| اول | طاہر نسیم ابن میاں عبدالرشید صاحب | پشاور | ۱۰۰ |
| | ونصر اللہ سلام خان ابن ڈاکٹر کیپٹن ایس خان صاحب | حیدرآباد | ۱۰۰ |
| دوم | محمد اسد اللہ ابن کرامت اللہ صاحب | چک $\frac{327}{H.R}$ ضلع بہاولنگر | ۹۵ |
| سوم | نعیم اللہ شیخ ابن فیض اللہ صاحب | حیدرآباد | ۹۳ |

ج۔ قمر اطفال

| | | | |
|---|---|---|---|
| اول | حکیم احمد نعیم ابن ملک فضل حسین صاحب | دار الرحمت غربی ربوہ | ۹۸ |
| دوم | مبشر احمد خالد ابن فضل دین صاحب | " | ۹۳ |
| سوم | عبدالکریم عابد ابن محمد امین صاحب | " | ۹۲ |

د۔ بدر اطفال

| | | | |
|---|---|---|---|
| اول | عبدالسلام فرید | کھریپڑ | ۹۹ |
| دوم | عرفان احمد ابن چوہدری مسعود احمد صاحب دہلوی | دار الصدر شرقی ربوہ | ۹۷ |
| سوم | محمد انور | کھریپڑ | ۹۵ |

افسوس ہے کہ نتائج کے اعلان میں تاخیر ہو جانے کے باعث ان اطفال کو گزشتہ مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعامات نہیں دیئے جا سکے۔ اب انشاء اللہ العزیز یہ اس سال کے اجتماع پر اپنے انعامات حاصل کر سکیں گے۔ نیز اس سال جو امتحانات ۲۶ مئی کو منعقد ہوں گے۔ ان میں اول دوم۔ سوم آنے والے اطفال بھی اسی اجتماع کے موقعہ پر اپنا انعام حاصل کریں گے۔ سب اطفال کوشش کریں کہ وہی اس سال انعام حاصل کرنے والے ہوں۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

---

# مخلوط تعلیم ہرگز جائز نہیں

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس شاورت کے فیصلہ کی رو سے ایسے احباب جو اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے پر مجبور ہوں۔ انہیں صرف ایسے تعلیمی اداروں میں بھیجیں۔ جہاں پردے کا تسلی بخش انتظام ہو۔ مخلوط ادارے جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم پاتے ہوں۔ احمدی طالبات کے لئے ہرگز مناسب نہیں۔ اور احمدی طالبات کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ ایسے اداروں میں داخلہ لیں۔ (ناظر تعلیم)

---

# اپرنٹس برائے ایوی ایشن ورکشاپ محکمہ برائے اطلاع آلات شہری ہوابازی ایئرپورٹ کراچی

۶ اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تعلیمی قابلیت۔ انٹرمیڈیٹ (ریاضی فزکس) یا کسی گورنمنٹ پالی ٹیکنک ٹریننگ ۳ سال معہ ۱۲/۱، ٹریننگ بی۔ اے ایف سکول ٹیکنیکل سکول کا فارغ التحصیل بی۔ اے ایف سکول کا اندازاً خرچ ۲۸۸ روپے ماہوار امیدوار خود برداشت کرے گا۔ دوران ٹریننگ تنخواہ ۱۸۵ ماہوار گورنمنٹ کی ملازمت کے لئے ۵ سال کا بانڈ لکھنا ہوگا۔ درخواست بنام ڈائریکٹر محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن اینڈ ریگولیشنز کو ارسال کریں جناح ایونیو یا مرہٹہ کراچی

---

# ولادت

میرے بیٹے عزیز مسعود احمد (دگلاسگو) کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ عبدالرحمٰن صاحب کی پہلی نواسی ہے۔ احباب نومولودہ کے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔ علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۱۰ رمئی۔ کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ فوج ملک کا اقتدار ہاتھ میں نہیں لے سکتی کیونکہ وہ موجودہ دستور سے وفاداری کی پابند ہے اور اگر وہ ایسا کرے گی تو وہ حب الوطنی کا ثبوت نہیں دے گی۔

یہ پہلا موقع ہے کہ کانگریس کی ایگزیکٹو میں فوج کے اقتدار سنبھالنے کے امکان پر غور کیا گیا۔ کمیٹی نے خیال ظاہر کیا کہ فوجی نظم و نسق کے بارے میں محض سیاستدان جو باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اقتدار کے حصول کی ان کی اپنی خواہش کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ چند روز قبل بھارت کے سرود یہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نے کہا تھا کہ اگر فوج ملک کا انتظام سنبھال لے تو مجھے تعجب نہ ہوگا۔ کچھ دوسرے بھارتی لیڈروں نے بھی اسی قسم کے بیانات جاری کئے ہیں

● راولپنڈی ۱۰ رمئی۔ مقبوضہ کشمیر میں "مادر مہربان" بیگم شیخ محمد عبداللہ کے والہانہ استقبال کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ بیگم صاحبہ نئی دہلی میں دو سال قیام کرنے کے بعد سری نگر پہنچ رہی ہیں۔ ان پر ۸ رمئی ۱۹۶۵ء کو اس وقت مقبوضہ کشمیر میں داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ جب ان کے شوہر شیخ محمد عبداللہ کو فریضہ حج سے واپس آنے پر بھارتی حکومت نے گرفتار کر لیا تھا۔

● نئی دہلی ۱۰ مئی۔ آسام کے شہر تیز پور میں جہاں کل زبردست فساد ہوا تھا صورتحال بدستور کشیدہ ہے اور فوج کی گشت کے باوجود توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی وارداتیں ہو رہی ہیں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ کل کے ہنگاموں میں تین افراد ہلاک اور ۳۶ زخمی ہوئے زخمیوں میں ۲۴ پولیس والے ہیں جن میں سے تین کی حالت نازک ہے۔

● راولپنڈی۔ گورنر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ ۱۱ مئی کو گورنروں کی کانفرنس میں غذائی صورت حال اور مزدوروں کی حالت پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ فصلوں کی حالت بہت اچھی ہے جس سے کافی پیداوار حاصل ہونے کی توقع ہے۔

● لندن ۱۰ مئی۔ بھارتی حکومت نے ایک بار پھر شیخ محمد عبداللہ کو رہا کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ نئی دہلی میں مقیم اپنے نامہ نگار کے حوالے سے برطانیہ کے موقر اخبار ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ بھارتی حکمران شیخ عبداللہ کو تاحیات نظر بند رکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں کیونکہ وہ کشمیری رہنما کو رہا کر کے مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے خلاف ایک زبردست بغاوت کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں۔

● راولاکوٹ ۱۰ رمئی۔ صدر آزاد جموں و کشمیر عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ حق خود ارادیت کے حصول کے لئے جنگ بندی لائن کے دونوں طرف بسنے والے کشمیری عوام چٹان کی طرح اپنے عظیم رہنما شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی قیادت میں متحد ہیں۔ وہ یہاں طلبار کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ ان طلبار نے شیر کشمیر اور ان کے رفقا کی مسلسل نظر بندی کے خلاف کل زبردست جلوس نکالا تھا۔

صدر عبدالحمید خان نے کہا کہ یہ کتنے ستم کی بات ہے کہ سلامتی کونسل کشمیری رہنماؤں کی رہائی اور کشمیری عوام پر ہونے والے مظالم کے بارے میں تغافل برت رہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقار کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ صدر عبدالحمید نے کہا کہ بھارتی حکومت کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا کہ شیر کشمیر کو تشدد کے ذریعے اپنے موقف سے ہٹایا جا سکتا۔

● نئی دہلی ۱۰ رمئی۔ امریکہ نے بھارت کی سرحدوں پر فوجی انتظامات مضبوط کرنے کی پیش کش کی ہے اور بھارتی حکومت نے اصولی طور پر اسے منظور کر لیا ہے۔ تجویز کے مطابق پاکستان اور چین سے ملنے والی سرحدوں پر جدید ترین راڈار اور وائرلیس سٹیشن قائم کئے جائیں گے ان کی نگرانی بڑی حد تک امریکی ماہرین کے ہاتھ میں ہوگی چین سے جنگ کے زمانہ میں امریکہ نے بھارت کو اس قسم کی پیش کش کی تھی لیکن پنڈت نہرو نے جو اس وقت وزیر اعظم تھے عام مخالفت کی بنا پر اس پیش کش کو مسترد کر دیا تھا۔

● لائل پور ۱۰ رمئی۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے فارم میں پڑی ہوئی دس ہزار روپے کی گندم اور بھوسہ جل کر راکھ ہو گیا یہ گندم حال ہی میں کاٹی گئی تھی اور ابھی بھوسہ اور گندم فارم میں ہی پڑی تھی۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے

● بوسٹن (ٹیکساس) ۱۰ رمئی۔ باکسنگ کے عالمی چیمپئن مسٹر محمد علی کو گزشتہ روز پانچ ہزار ڈالر کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا مسٹر محمد علی پر الزام ہے کہ انہوں نے امریکی فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا ہے عدالت نے انہیں ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

## درخواست دُعا

میرے چچا زاد بھائی مسمی عبداللطیف صاحب کی ٹانگ گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار صلاح الدین ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ۔)


اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے سیٹ

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن کی سیٹ وغیرہ!

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳


## پاکستان ویسٹرن ریلوے

(۱) چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے کوٹیشنز مطلوب ہیں جو حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(۱) P5/40-A/1-67 فیروسیلیکن قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ۔ ناقابل واپسی) ۲۰۰ روپے تاریخ فروخت ۸/۵/۶۷ تا ۸/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۰/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح رکھنے کی تاریخ اور وقت ۱۰/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح

(۲) P17/190/2-66 : نیومیٹک ٹولز مختلف اقسام میں ۳۷ آئٹمیں قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۱۵/- روپے تاریخ فروخت ۱۰/۵/۶۷ تا ۱۲/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۳/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح ٹنڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت ۱۳/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح۔

(۳) P6/27/D4/67 ڈیزل انجن۔ ڈریجن روڈ رولرز ۸ ٹن کیپسٹی = ایک عدد۔ قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۲۰/- روپے تاریخ فروخت ۱۰/۵/۶۷ تا ۱۳/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۴/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح۔

(۴) P7/296/2-66 مختلف سائزوں میں بیاس بائنڈر ۲۹ آئٹمیں قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۱۵/- روپے تاریخ فروخت ۱۱/۵/۶۷ تا ۱۲/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۳/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح کھولنے کی تاریخ اور وقت ۱۳/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح۔

(۵) P4/31/2-67 کریوسوٹ آئل = ۲۴۰ ٹن قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۲۵/- روپے تاریخ فروخت ۱۱/۵/۶۷ تا ۱۰/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۲/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح کھولنے کی تاریخ اور وقت ۱۲/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح۔

(۶) P10/76/3-67 : سٹرالیبڈز اینڈ ٹکٹ پیڈز مختلف اقسام = ۱۶ آئٹمیں۔ قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۲۰/- روپے تاریخ فروخت ۱۲/۵/۶۷ تا ۵/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۶/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح کھولنے کی تاریخ اور وقت ۶/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح۔

(۷) P17/10/2-67 نیومیٹک ہوز فلیکسی بل آرمرڈ ½ بور ۵۰ فٹ لمبائی = ۶۳۰ نٹ قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) ۱۰/- روپے تاریخ فروخت ۱۳/۵/۶۷ تا ۱۳/۶/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۱۴/۶/۶۷ بوقت ۸ بجے صبح کھولنے کی تاریخ اور وقت ۱۴/۶/۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح

(۲) ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ گارنٹی بونڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ کئے جائیں گے۔

صرف انہی مقررہ فارموں پر دی گئی پیش کشیں قابل غور ہوں گی

INF(L)/1251

معجون کھربا کثرت حیض کے لئے مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس پانچ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

# فضل عمر فاؤنڈیشن کا سالِ اوّل ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہو گا

## دوستوں کو جلد سے جلد اس عرصہ میں اپنے وعدوں کا ۱/۳ ضرور ادا کر دینا چاہیئے

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے سال اوّل کے اختتام کی تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تھی شوریٰ کے موقعہ پر بعض دوستوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے اختتام کی تاریخ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک بڑھا دی ہے اس سے دوستوں کو ایک تو یہ فائدہ ہو گا کہ جو دوست اپنے وعدوں کا تیسرا حصہ باوجود کوشش کے ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک ادا نہیں کر سکے انہیں مزید دو ماہ کی مہلت حاصل ہو گئی ہے دوسرے جو دوست انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں وہ ۳۰ جون تک جو رقم فاؤنڈیشن کے عطیہ میں داخل کریں گے وہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گی۔ اور اس طرح ٹیکس کی انہیں رعایت مل جائے گی۔ ایسے جو دوست اپنے وعدہ کے ایک تہائی کے علاوہ زائد رقم بھی ۳۰ جون تک ادا کر سکیں ان کے لئے اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہو گا۔ کیونکہ ۳۰ جون کو سرکاری سال بھی ختم ہو گا۔ وعدہ جات کی مجموعی رقم ۳۴ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے وصولی میں تین لاکھ کے قریب کمی ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا ایک تہائی ادا نہیں کیا وہ توجہ فرمائیں تاکہ مجموعی وصولی کل وعدہ کے ایک تہائی تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## ضروری اعلان
### برائے واقفین زندگی طلباء

تمام ایسے واقفین زندگی جو میٹرک۔ ایف اے بی اے یا ایم اے کے امتحانات اس سال دے رہے ہیں (یا) وہ یہ امتحانات پاس کر چکے ہیں اور ان کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

## الفرقان کے خریداران کے لئے ضروری اطلاع

ماہنامہ "الفرقان" کا مئی اور جون کا شمارہ خلافت نمبر ہو گا۔

یہ نمبر انشاء اللہ ۲۴ مئی کو پوسٹ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے مئی کا رسالہ علیحدہ شائع نہ ہو گا احباب مطلع رہیں۔

(منیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

خورد ان ۱۱ مئی۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت کی تمام جنگی تیاریاں پاکستان کے خلاف ہیں وہ بڑے پیمانہ پر اسلحہ حاصل کرنے کے لئے نام نہاد چینی خطرے کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے اس طرح دنیا کے کچھ ممالک کو تو دھوکا دینے میں کامیاب ہو سکتا ہے لیکن پاکستان بھارت کے جارحانہ عزائم سے پوری طرح باخبر ہے۔

صدر نے کہا کہ بھارت کی جنگی تیاریاں پاکستان کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ لیکن پاکستان بھارت سے ہرگز خوف زدہ نہیں۔ ہم اپنا دفاع کرنا خوب جانتے ہیں۔ ہم بھارت کی جنگی تیاریوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ صدر نے کہا کہ بھارت کا جنگی بجٹ اب گیارہ ارب روپے سالانہ سے بھی تجاوز کر چکا ہے یہ صورت حال ہماری سلامتی اور آزادی کے لئے شدید خطرہ ہے ان حالات میں ہر پاکستانی کو ہر وقت چوکس اور مستعد رہنا ہو گا۔

● سنگاپور ۱۱ مئی۔ بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک پاکستان سے تمام متنازعہ مسائل پر غیر مشروط بات چیت کرنے کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان پسند کرے تو مذاکرات وزارتی سطح پر ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ہم افسروں کی سطح پر بات چیت منظور کر لیں گے۔

بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ اعلان تاشقند دونوں ملکوں کے متنازعہ مسائل کو حل کرنے میں بہترین بنیاد بن سکتا ہے انہوں نے کہا کہ خود روس بھی چاہتا ہے کہ اس معاہدہ پر عمل کیا جائے انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ بھارت اور پاکستان میں اسلحہ کی جو دوڑ ہو رہی ہے اس میں روس بالکل دلچسپی نہیں لے رہا ہے۔

● خورد ان ۱۱ مئی۔ صدر محمد ایوب خان نے عوام سے کہا ہے کہ وہ مخالف جماعتوں کے آٹھ نکاتی پروگرام سے ہوشیار رہیں جس کا مقصد ملک میں دنگا پھیلانا ہے مردان میں مسلم لیگی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ کوئی بھی مخالف پارٹی پاکستان کو مضبوط اور خوش حال بنانا نہیں چاہتی۔

صدر نے کہا کہ مخالف پارٹیاں عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور مسلم لیگی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے خطرناک عزائم کو ناکام بنا دیں۔ صدر نے اس یقین کا اظہار کیا کہ عوام مخالف جماعتوں اور ان کے لیڈروں سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں۔ اور انہیں اب سستے نعروں اور جھوٹے وعدوں سے بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔

● راولپنڈی ۱۰ مئی۔ امریکہ نے بھارتی حکومت کو بھاری مقدار میں فوجی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ بھارت پر پاکستان کے حملہ کا خطرہ موجود ہے۔ اس سلسلہ میں تیزی سے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور یہ طے کیا گیا ہے کہ امریکی ماہرین بھارت کے فوجی بجٹ کا جائزہ لیں اور یہ سفارش کریں کہ پاکستان کے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بھارت کا موجودہ بجٹ کافی ہے یا نہیں۔ اور اسے کتنی فوجی امداد کی ضرورت ہے اس بات کا انکشاف نئی دہلی میں مقیم واشنگٹن پوسٹ کے نامہ نگار نے کیا ہے۔

● لاہور ۱۱ مئی۔ امریکی شعبہ خلابازی کے سربراہ جیمز ویب نے واشنگٹن میں اعلان کیا ہے کہ امریکہ یقینی طور پر چاند میں انسان بردار جہاز اتارنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں چاند میں خلائی جہاز کے ذریعے انسان اتارنے کی کوششوں کا آغاز آئندہ سال کے اوائل میں کیا جائے گا۔

# ایک مخلص اور ہونہار احمدی نوجوان کی اچانک وفات

میرے بھانجے عزیزم اکرام اللہ ظفر ابن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب طالب علم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۷ء بوقت پانچ بجے شام کالج کے تیراکی کے تالاب میں نہاتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے بعمر ۲۰ سال اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم حضرت چوہدری صادق علی صاحب مرحوم کے پوتے اور چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس پی کے نواسے تھے۔ نہایت منکسر المزاج۔ صالح ہونہار اور موصی تھے۔ تعلیم میں ہمیشہ اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۵/۶۷ بوقت ۱۰ بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام، بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(الغد احمد بدر لاج فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴